بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۱ | ۲۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش | ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ | ۲۷ ماہ مئی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ابھی کھانسی اور بخار کی تکلیف ہے۔ حضور کی علالت کے متعلق مفصل رپورٹ احباب صفحہ ۲ پر ملاحظہ کریں:۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو سر درد اور اسہال کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

مولوی علی محمد صاحب اجمیری رسالہ ریویو اردو کی ایڈیٹری اور مینیجری کا چارج صوفی عبدالقدیر صاحب ایڈیٹر و مینیجر ریویو انگریزی کو دے کر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں تبدیل ہو گئے ہیں:۔

کل مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے نے اپنے بھائی مصلح الدین صاحب سعدی بی اے کی دعوت ولیمہ دی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب بھی شریک ہوئے اور دعا فرمائی۔

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مدیر الحکم کو شدید کھانسی ہے۔ نیز شیخ یوسف علی صاحب بی اے لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور بیعت کر رہے ہیں۔ دعائے صحت کی جائے:۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیوض و برکات

خدا تعالیٰ کے انبیاء اگر ایک طرف اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہوتے ہیں۔ تو دوسری طرف بنی نوع انسان کی ہمدردی میں بھی اپنی نظیر آپ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنے ساتھ والہانہ محبت کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے:۔

قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔

کہ کہہ دو میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی کا ایک ایک لمحہ اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو رب العالمین ہے۔ اس آیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تعلق باللہ کا خود نقشہ کھینچکر آپ کی عبادت، قربانی اور تمام زندگی۔ بلکہ موت کو اپنے رب العالمین کے لئے بطور نمونہ پیش کیا ہے:۔

پھر مومنین سے آپ کو جو تعلق تھا۔ اس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ کہ تمہاری تکلیف اس پر گراں گزرتی ہے۔ اور تمہاری بھلائی پر وہ حریص ہے اور مومنین کے لئے رؤف رحیم ہے:۔

پھر منکرین کے لئے جو ہمدردی کا جذبہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں موجزن تھا اس کی خبر ان الفاظ میں دی ہے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ کہ کیا تم اس خیال سے کہ وہ کیوں ایمان نہیں لاتے اپنے آپ کو ہلاک کر لو گے۔ کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے:۔

پھر آپ کو الیوم اکملت لکم دینکم الخ کے ذریعہ آپ کی وفات کے قریب پہونچنے کی اطلاع دے کر مسلمانوں کو ساتھ ہی بشارت دی۔ کہ واتممت علیکم نعمتی۔ کہ تمہیں جس نعمت کی ضرورت ہوگی۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کی بدولت پورا کر دیا گیا ہے۔ یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گو تم میں جسمانی طور پر موجود نہ بھی ہوں۔ تب بھی ان کی تعلیم پر عمل کرنے کی بدولت تمہیں اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی نعمتیں ملتی رہیں گی اور تم کسی نعمت سے محروم نہ رہو گے:۔

پھر سورۂ نور میں مومنین کو خلافت کا وعدہ دے کر اور اسے تمکین دین کا ذریعہ قرار دے کر بتا دیا کہ گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی تم پر شاق ہوگی۔ لیکن اگر تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے فرمانبردار رہے۔ تو آپ کے روحانی انوار و برکات سے محروم نہ رہو گے۔

انہی وعدوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل بروز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جری اللہ فی حلل الانبیاء کی شان میں مبعوث فرمایا۔ اور پھر آپ کے ذریعہ تیرہ سو سال کے بعد انوار نبوت محمدیہ کی کامل تجلی دکھائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی بھی اپنے آقا و مقتدیٰ کے رنگ میں کامل طور پر رنگین تھی۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ رضائے الٰہی کے حصول اور دین محمدی کی اشاعت و استحکام میں صرف ہوا اور آپ کو خدا تعالیٰ نے روشن نشانات سے نوازا۔ وہ نشانات جس طرح اس کی اپنی ہستی پر زندہ گواہ ہیں۔ اسی طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زندہ نبی ہونے کا ثبوت ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں بھی اپنے متبعین کے لئے وہی جذبہ محبت موجود تھا۔ جو آپ کے آقا و مقتدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں موجزن تھا۔ اور منکرین کے لئے بھی وہی ہمدردی کا جذبہ موجود تھا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب مطہر میں موجزن تھا پھر آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اگر ایک طرف اس بات کا ثبوت تھا۔ کہ آپ خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہیں۔ تو دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کو جو بے مثال عشق تھا اس پر بھی شاہد ناطق تھا۔ دن رات آپ کو یہی فکر تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین پھیلے۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر دنیا میں بلند ہو۔ اور آپ کے انوار سے ساری دنیا مستفید ہو:۔

یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے انتہائی عشق کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور موت کو اپنی ہستی کا نشان بنایا تھا۔ اسی طرح آپ کی زندگی اور موت کو بھی اپنے روشن نشانوں کے ذریعہ اپنی ہستی اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زندہ نبی ہونے پر گواہ بنا دیا:۔

کوئی نبی دنیا میں ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکا مگر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کا کامل بروز حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات کے بعد بھی ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں گے۔ کیونکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین قیامت تک زندہ رہے گا۔ اور آپ کے بروز کامل نے آپ کے دین کی جو صحیح تشریح اور تفسیر پیش کی ہے وہ بھی ہمیشہ زندہ رہے گی اور قیامت تک قومیں اس سے برکت پاتی رہیں گی۔ اور دنیا اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے اسے قبول کرنے کے لئے مجبور ہوگی۔ نیز اس آقا و خادم کی برکات اور نشانات کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا زمانہ جب قریب آ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا کلام آپ کو یہ خبر دے رہا تھا۔ قرب اجلک المقدر۔ تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت کے ذریعہ دنیا کو یہ بشارت دی۔ کہ گو میں جسمانی طور پر تم سے دور ہو جاؤں گا۔ لیکن خدا تعالیٰ میرے جانے کے بعد ایک دوسری قدرت سے تمہیں نوازے گا۔ اور اس دوسری قدرت کے کئی مظاہر ہوں گے جن کا سلسلہ دائمی ہوگا اور قیامت تک منقطع نہیں ہوگا:۔

نادان لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر کہہ رہے تھے۔ کہ اب یہ سلسلہ مٹ گیا۔ مگر خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس وعدہ کو پورا کر دکھایا اور قدرت ثانیہ کو خلافت کے ذریعہ قائم کر کے آپ کے سلسلہ کو تمکین ثبات اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائی۔ پس گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جسمانی طور پر ہم میں موجود نہیں۔ لیکن آپ اپنے انوار و برکات کے فیضان کے لحاظ سے زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ چنانچہ آج اقوام عالم میں ایک سلسلہ احمدیہ ہی ہے جس کے موجودہ خلیفہ اور امام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے مکالمات صادقہ سے نوازا ہے۔ اور اسلام کی تائید میں آپ کے ذریعہ موجودہ جنگ کے متعلق قبل از وقت عظیم الشان خبریں دکھلائی گئیں۔

قادیان میں وقارِ عمل

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے ماتحت کہ "وہ تمام کام جن کو دنیا میں عام طور پر بُرا سمجھا جاتا ہے۔ ان کو بھی کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ مثلاً مٹی ڈھونا ٹوکری اٹھانا۔ کہی چلانا" مورخہ ۲۷ ہجرت ۱۳۲۲ ہش ۲۲ بمطابق ۲۷ مئی ۱۹۴۳ء بروز جمعرات باب الانوار سے قادر آباد جانے والی سڑک پر ۷ بجے صبح یوم وقارِ عمل منایا جارہا ہے۔ جملہ احباب قادیان۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ وقت کی پابندی کے ساتھ اس فریضہ میں شامل ہو کر اپنا عملی نمونہ پیش فرمائیں۔

خاکسار مہتمم شعبہ وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قربانی وہ ہے جس کا بوجھ محسوس ہو

تحریک جدید میں قربانی کرنے والے احباب کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ اگر کسی دوست کی قربانی اس کی ماہوار آمد سے کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ مگر اس کا ایمان کہتا ہے۔ کہ اضافہ کرنا چاہیئے۔ تو اسے چاہیئے کہ اپنے وعدے میں اضافہ کر دے۔ اضافہ کر کے دینے کے لئے کسی کو روک نہیں ہے۔ چنانچہ مکرمی مرزا اعظم بیگ صاحب چیلاس نے معہ اہلیہ سال نہم میں ۱۰۱ روپیہ کا وعدہ گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ کیا تھا۔ اور انہوں نے ۳۱ مئی سے قبل ادا کرنے کے واسطے رقم بھی ارسال کر دی رقم ارسال کرنے کے بعد انہوں نے گھر ذکر کیا۔ تو گھر والوں نے کہا۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آخری تین سالوں میں اتنا اضافہ کرنا چاہیئے۔ کہ قربانی کی رفتار ایک ماہ کی آمد سے بڑھ جائے۔ یہ باتیں سنکر انہوں نے پچاس روپے ارسال کر دیئے۔

سید عبد الحی صاحب آف منصوری اپنا سال نہم کا ۱۵۰ روپیہ تو وعدے کے ساتھ ہی دسمبر میں دے چکے ہیں۔ مگر اب ان کو اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی۔ تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مزید قربانی کرتے ہوئے اپنے والد مرحوم سید عبد المجید صاحب کی طرف سے دس سال کا چندہ مبلغ ۵۴۵ روپے اپنے چچا صاحب مرحوم سید عبد الحمید صاحب کی طرف سے مبلغ ۵۴۵ روپے اور اپنی طرف سے مزید ۱۵۰ گویا ۱۰۹۰ کے علاوہ ۳۰۰ سال نہم میں ادا کر دیا۔ اور ساتھ ہی سال دہم کا وعدہ اپنی اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے ۵۰۰ روپے کا پیش کیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ پس دوست نہ صرف اپنی طرف سے ہی اضافہ کر کے دے سکتے ہیں۔ بلکہ اپنے عزیز و اقرباء کی طرف سے بھی دس سال کا چندہ دے سکتے ہیں۔

(دفانشل سیکرٹری تحریک جدید)

محمد ... ۸ اپریل ۱۹۴۳ء کو اسانی مبارکہ خاتون صاحبہ اسسٹنٹ مسٹریس ... بنت سید مبارک علی شاہ صاحب لدھیانوی کے ساتھ پانچ صد روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ رشید احمد ارشد قادیان

دعائے مغفرت برادرم محمد یحییٰ خان صاحب ... شہادت کو لاہور اپنے کارخانہ میں اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ محمد اسحٰق خان ... میری بڑی بیوی متواتر تین ماہ بیمار رہ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملی انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ بہت نیک ... دعائے مغفرت کی جائے

غلام محمد امیر جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیماری کی تفصیل

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بخار اور کھانسی میں مبتلا ہوئے قریباً دو ہفتے ہو گئے ہیں۔ اس عرصہ میں حضور کو جو تکلیف رہی ہے اس کی کیفیت وہ الفاظ جو الفضل میں حضور کی علالت کے ذکر میں لکھے ہوتے ہیں بیان نہیں کر سکتے۔

جب سے یہ حملہ مرض کا ہوا ہے جس کا نام اصطلاحی طور پر Bronchitis رکھا گیا ہے۔ حضور کو بہت تکلیف ہے۔ دوران علالت میں کئی بار دمہ کا دورہ ہوا ہے۔ کئی بار ایسی حالت ہوئی ہے۔ کہ اندیشہ ہو گیا تھا۔ کہ نمونیہ کا حملہ ہو جائے گا۔ پھر یہ کیفیت لگاتار چلی آرہی ہے کہ پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں کے اگر ایک حصہ میں مرض کا حملہ کم ہوا ہے۔ تو دوسرے حصہ میں حملہ ہو گیا ہے۔ پھر یہ بھی کئی بار ہوا ہے۔ کہ اگر صبح کے وقت مرض کی علامات جو سینہ میں پائی جاتی ہیں۔ کم معلوم ہوتی ہیں۔ تو شام کو زیادہ پائی گئی ہیں۔ اگر شام کو کم پائی گئی ہیں۔ تو اگلی صبح کو زیادہ ہو گئی ہیں۔ اس عرصہ میں ۱۰۰ درجہ سے ۱۰۱ درجہ تک بخار لگاتار رہا ہے۔ اور کھانسی کے اٹھنے کی شدت اس قدر ہوتی ہے۔ کہ پاس بیٹھنے والا دیکھ نہیں سکتا۔

باوجودیکہ علاج جو حضرت میر صاحب کے مشورہ کے ماتحت ہو رہا ہے کوشش سے ہو رہا ہے لیکن مرض نے طول پکڑ لیا ہوا ہے۔ گزشتہ ہفتہ کے روز مرض میں کمی ہوئی تھی۔ لیکن اتوار کے روز بجٹ کمیٹی کے اجلاس میں قریباً چھ گھنٹے کام کرنے کے باعث تکلیف اضافہ ہو گیا۔

گو آج خدا کے فضل سے بخار میں پہلے کی نسبت کمی ہے۔ اور کھانسی میں بھی تخفیف ہے۔ مگر جس حد تک جسمانی کمزوری حضور کو ہو چکی ہے۔ اس کے پیش نظر صحت یابی کی توقع اور کام کرنے کی قابلیت قریباً دو ہفتہ میں حاصل ہو سکے گی۔

احباب سے درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے لگاتار دعا جاری رکھیں۔

خاکسار حشمت اللہ ۲۶ ہجرت ۲۲ ہش

غضِ بصر

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

حُسنِ صنعت دیکھ کر پہلے ہی آنکھیں خیرہ تھیں
رب نے آخر یہ کہا یہ جگر گوشہ گئیں

جو خمارِ حُسنِ صانع سے تجھے غافل کرے
ہے علاج اُس جلوۂ صنعت کا قُل لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

۱ وصوّرکم فاحسن صورکم ... ۲ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) بشیر احمد صاحب موگا بعارضہ بخار و سر درد (۲) منشی عبد الحق صاحب ... دار الرحمت قادیان پیچش سے (۳) رشید احمد صاحب بدوملہی بخار سے بیمار ہیں۔ (۴) شیخ محمد جمیل صاحب کے والد بابو محمد بشیر صاحب سیالکوٹی (حال آسن سول) بیماری کے باعث کمزور ہو گئے ہیں۔ (۵) عبد الحمید صاحب سید حیدر آبادی کے والد صاحب بیمار ہیں (۶) اقبال احمد صاحب لائل پوری بعارضہ گلے ... مدت سے بیمار ہیں۔ (۷) ... مطیع اللہ صاحب کے ایک دوست کی ... ترقی کا سوال درپیش ہے۔ (۸) شیخ بشیر احمد صاحب ... بی۔ اے کا مولوی ناصر الدین صاحب محمود ... قادیان نے ایف کا اور سید ولی اللہ شاہ صاحب دار الرحمت نے مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ (۹) مولوی شمس الدین صاحب بسلسلہ جنگ عراق گئے ہوئے ہیں۔ (۱۰) مولوی بشیر احمد صاحب منیر ... ضلع جالندھر کو مخالفین نقصان پہنچانے میں کوشاں ہیں۔ (۱۱) محمد شمس الدین صاحب بھاگلپوری کے فرزند محمود احمد صاحب قریشی میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں۔ (۱۲) مولوی رکن الدین صاحب کو معاندین نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (۱۳) چوہدری عبد الکریم صاحب فیروز پور ... نے ایک محکمانہ امتحان دیا ہوا ہے۔ (۱۴) اقبال احمد خان ایاز تین ہفتے سے بیمار ہیں (۱۵) لفٹنٹ سید حسن شاہ صاحب ترقی چاہتے ہیں۔ احباب سب کی صحت و کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح ۔ سید عبد الرحیم صاحب محلہ صوفیاں لدھیانہ کا نکاح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ... [illegible]

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایاتِ جناب حکیم دین محمد صاحب ملٹری اکونٹنٹ

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

کیفیتِ وفات و تدفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور میں بر مکان ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم مقیم تھے۔ مختصر بیماری اسہال سے اس دارِ فانی سے گزر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں ان دنوں دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب میں ملازم تھا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کل عیال اور بعض علماء مثلاً مولوی محمد احسن صاحب و میر سید احمد صاحب حیدر آبادی دکن۔ اس وقت حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خاندانِ نبوت۔ قادیان کے بعض مہاجرین افغان مثل میاں غلام رسول صاحب اور بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی وغیرہ ہمراہ لاہور میں موجود تھے جنازہ مبارک ایک تابوت میں کافوری برف جو خاص طور پر منگوائی گئی تھی کے درمیان رکھ کر شام کی گاڑی سے بذریعہ ریل بٹالہ لایا گیا۔ سٹیشن بٹالہ پر جنازہ مبارک تابوت سے نکال کر چارپائی پر رکھا گیا چارپائی کو دو بیسے لمبے بانس باندھے گئے۔ تاکہ راستہ میں زیادہ آدمی کندھا دے سکیں۔ رات سٹیشن بٹالہ پر بسر کی گئی۔ صبح فجر سے پیشتر جنازہ خدام نے کندھوں پر اٹھایا۔ میں نے دفتر سے دو روز کی رخصت حاصل کی تھی میرے بھائی شیخ نیاز محمد صاحب اتفاقیہ آئے ہوئے تھے اسی طرح اور احباب ہمراہ تھے۔ جو سفر از بٹالہ تا قادیان کندھا دیتے جاتے تھے۔ نہر کے قریب جماعت قادیان کے احباب آ ملے۔ ہم سے جنازہ انہوں نے لے لیا۔

ہم وفات کے روز سے بھوکے تھے۔ بٹالہ سے پل نہر تک تو ہم نے کندھا دیا۔ وہاں سے تازہ دم احباب جنازہ کو لے کر اس تیزی سے چلے۔ کہ ہم کو ملنے نہ دیا۔ جنازہ مبارک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ والے مکان میں رکھ دیا گیا۔ اور چہرہ مبارک کھول دیا گیا۔ تاکہ جو آئے زیارت کر سکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا۔ کہ اول سب لوگ لنگر میں کھانا کھائیں۔ پھر باغ حضرت اقدس میں جنازہ پڑھیں۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق ہی عمل کیا گیا۔ حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں جماعتِ قادیان اور باہر کے احباب کے علاوہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم بھی شامل تھے۔ بعد نماز جنازہ حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ نے روتے ہوئے تقریر فرمائی۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ:۔

ہم سب جس ہاتھ پر جمع تھے۔ آج وہ عظیم الشان ہستی ہم سے جدا ہو گئی۔ سنت طریق صحابہ رضی اللہ عنہم یہ ہے۔ کہ قبل اس کے کہ آپ کے وجود کو سپردِ خاک کریں ہمیں ایک ہاتھ پر جمع ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ نظام اتفاق اور روحانی یگانگت کے ساتھ سب یک ہو کر آپ کی تدفین کریں۔ اور اس کے لئے آپ نے حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم نواب محمد علی خان صاحب۔ حضرت مرزا محمود احمد صاحب۔ مولوی محمد احسن صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب وغیرہم کے نام پیش کئے کہ ان اصحاب میں سے جس کو چن لو۔ نور دین اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہاں تک کہ حضرت امۃ الحفیظ بیگم بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو صرف دو سال کی بچی تھیں۔ اس کے ہاتھ پر بھی بیعت کرنے کی آمادگی حضرت حکیم الامت رضی اللہ عنہ نے ظاہر فرمائی۔ اس تقریر کے

جواب میں قریباً سب احباب نامبردہ نے اُٹھ کر یکے بعد دیگرے یہی کہا۔ کہ آپ ہی ہم میں بزرگ اور تجربہ کار۔ علم و فضل اور تقویٰ کے لحاظ سے خلافت کے اہل ہیں آپ ہی ہم سب کی بیعت لیں۔ دوبارہ پھر حضرت حکیم الامت رضی اللہ عنہ اُٹھے۔ اور روتے ہوئے پھر مجمع کو مخاطب کیا۔ کہ میں بڈھا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے صدمہ نے میری کمر توڑ دی ہے امید نہیں۔ کہ میں اب زیادہ زندگی پا سکوں خلافت کا بوجھ کوئی معمولی چیز نہیں۔ بہتر ہے کہ کسی نوجوان آدمی کو خلافت کے لئے تجویز کر لو۔ اس پر سب احباب نے پھر یکے بعد دیگرے حضرت حکیم الامت رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے عرض کیا۔ کہ آپ ہی اس کے اہل ہیں۔ اور آپ بیعت لیجئے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ اگر آپ کا اتفاق رائے اسی امر پر ہے کہ خلافت کے بوجھ کو میں ہی اٹھاؤں۔ تو میں تیار ہوں۔ مگر پھر جس طریق پر میں چلاؤں گا آپ کو چلنا ہوگا۔ سب نے انشراح صدر اپنا سابقہ ارادہ دہرایا۔ آخر سب احباب جماعت نے بلا اختلاف احدے حضرت حکیم الامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی (اس مجمع میں خلافتِ ثانیہ سے باغی ہو جانے والے سب احباب شامل تھے)

اس کے بعد جنازہ کو بہشتی مقبرہ میں لے جایا گیا۔ اور بغیر تابوت کے جنازہ کو دفن کیا گیا۔ قبر کے اندر پکی ڈاٹ لگائی گئی۔ اس کے اوپر مٹی ڈالی گئی۔ تابوت قبر کے پاس پڑا تھا۔ لوگوں میں سے کسی نے یا میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ کہ اس کو کیا کریں (وہی تابوت جو لاہور سے آیا تھا۔ اور بٹالہ سے خالی کر کے بذریعہ گڈا قادیان لایا گیا تھا) آپ نے پہلے فرمایا۔ کہ اس کو پرے پھینک دیا جائے۔ پھر ایک ٹھوکر لگا کر فرمایا۔ اس کو پرے پھینک دو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ لوگ اس کے ساتھ شرک شروع کر دیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بوقت صبح قریباً ۱۰ بجے (وقت ٹھیک معلوم نہیں) فوت ہوئے۔ اور ۲۷ مئی بوقت قریباً ۶ بجے شام سپردِ خاک ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللّٰھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ اصحاب محمد و علیٰ عبدک المسیح الموعود و بارک وسلم انک حمید مجید۔

بعد فراغت تدفین حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلنے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ (یہ امر شاید احباب جماعت کو معلوم ہو۔ میں خود گواہ ہوں) وہیں از مزار حضرت اقدس کے وقت آپ میرے اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بہ مشکل سہارے سے قدم رکھتے تھے۔ اور میں شاہد ہوں کہ حضرت کا کافی بوجھ ہم پر پڑا ہوا تھا۔ اگر بوجھ ہم محسوس کرتا تھا۔ کہ کمزوری کی وجہ سے ہم پر بوجھ ڈال رہے ہیں۔ مگر بعض دفعہ آپ کا بوجھ میرے لئے ناقابلِ برداشت ہو جاتا تھا۔ چوہدری صاحب کا حال معلوم نہیں۔

* حکیم صاحب موصوف ان دنوں سنگاپور میں دشمن کی قید میں ہیں۔ احباب ان کے نیز دشمن کے پنجہ میں گرفتار ہونے والے دوسرے احمدی احباب کے لئے دُعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

احمدی لڑکی کا غیر احمدی کے ساتھ رشتہ کرنے کی ممانعت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی رُو سے ایک احمدی لڑکی کا غیر احمدی لڑکے کے ساتھ رشتہ کرنے کی ممانعت ہے۔ مگر ابھی تک مرکز سے دُور کی جماعتوں میں ایسے ناواقف احباب موجود ہیں۔ کہ جو امام وقت کی تعلیم سے ناواقفیت کی وجہ سے رشتہ کرنے میں احتیاط نہیں کرتے۔ یا بسبب کرا کر رشتہ کر دیتے ہیں۔ ایسے احباب کے لئے نظارت ہذا تعلیم و تربیت نے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ اور اس میں رشتہ و ناطہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات درج کئے گئے ہیں۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ حسب ضرورت یہ ٹریکٹ اپنے اپنے ہاں منگوا کر اس کی اشاعت کریں۔

صوبہ سندھ کی جماعتوں کے عہدہ داران خاص توجہ فرمائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام اور ہمارا فرض

آج سے ۳۵ برس قبل خدا کا مسیح اقوام عالم کا موعود آخری زمانہ کا مامور، دنیا کو ایک زندگی بخش پیغام سنا کر اس دارِ فانی سے رخصت ہوا وہ خود ایک انسان تھا اس لئے اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے نہ رہ سکتا تھا لیکن اس کا پیغام عارضی نہ تھا۔ وہ آسمانی تھا۔ اس لئے اسے دوام اور بقا حاصل ہو۔ اور اس کے بعد بھی اس کے کام کو زندہ رکھنے کے لئے الٰہی قدرتوں نے ایک جماعت قائم کر دی۔ آج وہ جماعت مسیح موعود کی قائمقام ہے۔ اس کے ذمہ حضور ہی کا کام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا کام تھا۔ حضور خود فرماتے ہیں:۔ "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ہیں۔ ... ان سب کو خدائے واحد کی طرف کھینچے اور ایک دین کے نیچے جمع کرے۔" (الوصیت) حضور کا الہام ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا" (براہین احمدیہ نمبر ۴ صفحہ ۵۵۷) نیز "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔" پھر فرمایا "میں تجھے برکت دوں گا اور بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے (الحکم ۱۹۰۵ء) حضرت مسیح موعود نے فرمایا "میں نے دیکھا کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آ گیا ہے ...... پھر دیکھا کہ خوارزم بادشاہ جو بوعلی سینا کے وقت میں تھا۔ اس کا تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے" (تذکرہ صفحہ ۴۲۹)

ہندو مذہب کے متعلق فرمایا "وہ مذہب مُردہ ہے اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لوگے" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۶)

عیسائیت کے متعلق فرمایا "مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی۔ اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا ...... سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کُند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کرے ...... نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا" (تذکرہ صفحہ ۲۶۶)

جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا ..... دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵) پھر فرمایا "سوائے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو۔ ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو ایک دن پورا ہوگا۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱) یہ ہیں وہ مقاصد عالیہ اور یہ تھا وہ پیغام کہ جس کی اشاعت حضور کی بعثت کا مقصد تھا۔

۲۶ مئی کا دن ہر سال ہمیں ان مقاصد کی یاد دلاتا ہے۔ جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں بھیجے گئے یا دوسرے الفاظ میں ہمیں ہماری ذمہ واریوں کی طرف متوجہ کرتا ہے ہمارا دعوے ہے کہ ہم حضور کے متبعین ہیں۔ ہمارا حضور سے تعلق ہے۔ اس اتباع اور تعلق کا عملی ثبوت یہی ہے۔ کہ ہم اس چیز کو اختیار کریں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی۔ اور اب جبکہ ہمارا آقا ہم سے جدا ہو چکا ہے۔ ہم اس کے مشن کو جاری رکھیں۔ اور دنیا کے لوگوں کو وہ پیغام حق پہونچائیں۔ جو خدا تعالیٰ نے حضور کے ذریعہ دنیا کو بھیجا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا۔ "اس سال احمدیت کی ترقی کے لئے دنیا میں اہم تغیرات ہونے والے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس سال خاص طور پر تبلیغ پر زور دیا جائے۔ اور ہر علاقہ کے لوگ اپنے اپنے ہاں تبلیغ کریں۔" (الفضل ۱۴ فروری ۱۹۴۳ء) دنیا کی مخالفتیں بیشک ہمت شکن ہوتی ہیں۔ لیکن وہ مقاصد عالیہ۔ تمام کی وہ پیش خبریاں۔ مترقیات کے وہ خدائی وعدے کیا ہمیں ہمت دلانے کا کچھ کم سامان ہیں۔ بے شک کامیابی کے لئے ہمیں خود کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے یہ وعدے ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ یہ پیش خبریاں امید کا دیا ہیں۔ ساری دنیا میں اسلام کا غالب آ جانا۔ بادشاہوں کا احمدیت سے برکات حاصل کرنا مخالف ممالک کی طاقت کا احمدیت کے آگے سرنگوں ہو جانا یہ وعدے اپنے اندر خود ایک تحریک ہیں۔ کہ ہم مایوس نہ ہوں بلکہ جلد ساری دنیا کو اسلام کے لئے فتح کریں۔ پس تبلیغ

کا ثبوت اور حضور سے ہمارے تعلق کی علامت ہے۔ ہم اس علامت کو نمایاں کئے بغیر نہ حقیقی احمدی کہلا سکتے ہیں۔ اور نہ حضور سے تعلق رکھنے کے دعوے میں سچے ٹھہر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس زمانہ میں تشریف لانا نیز اس زمانہ کے تغیرات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے مشن کی تکمیل کا فیصلہ کر چکا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں "جب خدا تعالیٰ کی تقدیر کی انگلی اٹھتی ہے۔ تو جو بھی اس کے خلاف جاتا ہے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پس ہر احمدی اپنی جدوجہد کو بڑھا دے اور ہر جگہ کے دوست تبلیغ پر خاص زور دیں" (" " ") کہ ۲۶ مئی کا دن ہمارے لئے ایک یاد دہانی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوے کیا۔ "لیکن دنیا نے اسے قبول نہ کیا" بہتوں نے اس پر تمسخر کیا۔ اس وقت عالمگیر غلبہ کا خیال ایک دیوانہ کا نظر آتا تھا۔ ترقی کی پیش خبری عوام کے لئے باعث استہزا تھی۔ لیکن خدائی نوشتوں نے پورا ہونا تھا۔ جماعت ایک سے شروع ہوئی۔ اور سینکڑوں سے ہزاروں اور لاکھوں تک پہنچی لیکن ترقی کی یہ تعداد ان وعدوں سے کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ جو خدا نے کئے ہیں سینکڑوں یا ہزاروں کی تعداد ہمیں مطمئن نہیں کر سکتی۔ ہمارے سامنے ایک شہر یا ایک ضلع نہیں۔ ایک ملک یا ایک براعظم بھی نہیں۔ بلکہ الہام الٰہی ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا" اور یہ کہ "تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔" اگر ایک سال میں ہماری تعداد میں دس ہزار کا اضافہ ہو جائے تو یہ بھی کوئی تسلی بخش علامت نہیں۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ۱۰ سال میں ایک لاکھ اور ہزار برس میں ایک کروڑ۔ اسی طرح صرف ہندوستان کو احمدی بنانے کے لئے ۳۸ ہزار برس درکار ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔ "جب تک لوگ فوج در فوج احمدیت میں داخل نہ ہوں ہماری حیثیت محفوظ نہیں ہو سکتی۔ اور ذمہ واری ختم نہیں ہو سکتی۔" (الفضل ۲۱ فروری ۱۹۴۳ء) اور یہ افواج در افواج احمدیت میں داخل اس وقت تک ہو نہیں سکتیں۔ جب تک کہ ہم میں سے ہر چھوٹے بڑے میں ایک مجنونانہ لہر جوش تبلیغ کی اور ایک والہانہ رو پیغام حق کو پہونچانے کی پیدا نہ ہو جائے۔ جب تک ہر فرد رات دن اسی فکر میں نہ رہے۔

ہے۔ لیکن نبی کی وفات ایک عالمگیر دکھ ہوتا ہے مخالفین کے نزدیک ان کی موت بے وقت ہوتی ہے اور یہی وقت ہوتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اپنی عظیم الشان قدرت کا ہاتھ دکھا کر مخالفین کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرتا ہے۔ اور وفات کے بعد بھی ان کے کام کی تکمیل کے اسباب مہیا کر کے ثابت کر دیتا ہے۔ کہ ان کا مشن انسانی نہیں بلکہ آسمانی تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵) یہ تخم بویا جا چکا ہے۔ اور قصر روحانی کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔

دنیا میں اکثریت و اقلیت کا مسئلہ ایک کشمکش کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ الٰہی جماعتیں جو ابتدا میں بہت ہی قلیل التعداد ہوتی ہیں۔ وہ اس وقت تک محفوظ نہیں ہوتیں۔ جب تک کہ ان کی تعداد میں زیادتی نہ ہو جائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "اگر جماعت تعداد کے لحاظ سے بھی ترقی نہ کرے۔ تو دنیا فوائد حاصل نہیں کر سکتی .... پس ہمارا سب سے اہم فرض یہ ہے کہ اس پیغام کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہوا دنیا کے کناروں تک پہنچا دیں .... جب تک جماعت کے ہر فرد کے اندر یہ آگ نہ ہو۔ کہ اس نے ہر ایک اپنے قریب بلکہ بعید کے شخص کو بھی جماعت میں داخل کرنا ہے .... ہماری حیثیت محفوظ نہیں ہو سکتی۔ اور ذمہ واری ختم نہیں ہو سکتی۔"

پھر حضور نے فرمایا "علاقہ کے مرکز احمدیت میں جلسہ کیا جائے۔ اور ایسی سکیم بنائی جائے۔ کہ ہر جماعت تبلیغ میں حصہ لے سکے۔" (الفضل ۲۱ فروری ۱۹۴۳ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی عالمگیری۔ خدا تعالیٰ کے حضور کے ذریعہ کئے گئے وعدے۔ ترقی و کامیابی کی پیشگوئیاں حالات زمانہ اور تغیرات و انقلابات کا پیہم سلسلہ یہ ساری باتیں ہمیں اس بات کی طرف مجبور کرتی ہیں۔ کہ ہم حضور کے مشن کے لئے تیار کی جانے والی اس زمین سے فائدہ اٹھائیں اور تقدیر کی انگلی جس سمت اٹھ رہی ہے ہم بھی اپنی کوششوں کا رُخ اس طرف پھیر دیں۔ اور تبلیغ احمدیت کے لئے ہم میں ایک نیا جوش جنون

امتحان اخلاقِ احمدؐ

اطفالِ احمدیہ کا "اخلاقِ احمدؐ" کا امتحان انشاء اللہ ۲۸ رمئی کو ہوگا۔ اس امتحان میں امتیاز حاصل کرنے والوں کو مرکزی انعامات کے علاوہ مبلغ چھ روپیہ کے انعامات مکرمی حکیم عبدالعزیز خانصاحب مالک طبیہ عجائب گھر قادیان کی طرف سے پیش کئے جائیں گے۔ قائدین و زعماء اور مربی اصحاب سے التماس ہے۔ کہ امیدواران کے اسماء جلد بھجوائیں۔ اس امتحان میں احمدی بچیاں بھی شریک ہو سکتی ہیں۔ خاکسار مشتاق احمد مہتمم شعبۂ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۶۷۵ منکہ بشیر احمد ولد قاسم خان قوم جٹ پیشہ ملازمت پٹواری مال عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن گٹھالیاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میرے والد صاحب زندہ ہیں اور ملکیت منقولہ و غیر منقولہ موضع گٹھالیاں میں رکھتے ہیں۔ اور بوجہ ان کے زندہ ہونے کے میری کوئی جائیداد ابھی ثابت نہیں ہوئی مگر میری ماہوار تنخواہ -/۲۶ روپے مع قحط الاؤنس اس وقت ہے۔ جس پر میرا گزارہ ہے۔ میں اس تنخواہ کے ۱/۶ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ ماہوار تنخواہ کا چھٹا حصہ بھی ادا علاوہ بالا آمد جائز جو پٹوار میں ہوا کرتی ہے۔ اس کا بھی چھٹا حصہ۔ نیز میرے مرنے کے بعد جائیداد منقولہ و غیر منقولہ بھی جتنی کہ میرے حصہ میں آئے گی۔ اس کا بھی چھٹا حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اپنی زندگی میں ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ بشیر احمد پٹواری حلقہ سکر یخ تحصیل گوجرانوالہ۔ گواہ شد:۔ قاسم خان والد موصی۔ گواہ شد:۔ شیخ غلام رسول سیکرٹری انجمن احمدیہ گٹھالیاں۔

نمبر ۶۵۹۲ منکہ فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری نور محمد صاحب قوم ارائیں عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۱۵ء کو قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۲/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورمس نقرئی۔ کڑے نقرئی دو عدد۔ چوڑیاں نقرئی چھ عدد۔ کل وزن اندازاً ۳۰ تولہ مہر و قرض بذمہ خاوند -/۸۰ روپے میں یہ وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد یا کوئی رقم بمد حصہ جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو یہ جائیداد یا رقم میرے حصہ وصیت ترکہ سے مجرا ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ میں یہ اقرار کرتی ہوں کہ آئندہ کبھی میری آمدنی کی صورت پیدا ہوئی۔ تو میں اس کا بھی دسواں حصہ بلا حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دیا کروں گی۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی۔

گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا نور محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ رمضان علی کارکن پرائیویٹ سیکرٹری

نمبر ۶۵۶۳ منکہ ممتاز بیگم زوجہ سردار عبدالرحمٰن صاحب قوم جٹ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۳/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ وصیت ۱/۱۰ حصہ کی کرتی ہوں۔ مہر بذمہ خاوند یکصد روپیہ ہے۔ زیور نقرہ مبلغ اٹھارہ روپیہ کا ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اسکے سوا اور کوئی میری جائیداد نہیں ہے۔ اگر خدا اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ عنایت فرمائے تو اسکے بھی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ الامتہ:۔ نشان انگوٹھا ممتاز بیگم موصیہ۔ گواہ شد:۔ ظفر حسن پنشنر گواہ شد۔ عبدالرحمٰن۔ بی۔ اے

احباب سے ضروری التماس

جن خریداران الفضل کا چندہ ۳۰ رجون ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے اُن کے نام یکم جون کو وی پی ارسال ہوں گے۔ اخبار میں قلت جگہ کے باعث اسم وار فہرست شائع کرنا ناممکن ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ بہت جلد بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال فرما کر ممنون فرمادیں یا وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ بہت سے دوست گو وعدہ تو کر لیتے ہیں کہ رقم ماہوار بذریعہ محاسب ارسال کریں گے۔ لیکن اس میں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دفتر وی پی کرنے اور بصورت عدم وصولی پرچہ بند کر دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ایسے احباب کو چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمانی چاہیئے۔ (مینجر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۲۵ مئی۔ بنگال کے وزیر خوراک آج یہاں پہنچے۔ جہاں وہ مرکزی حکام کے ساتھ خوراک کے مسئلہ پر گفتگو کریں گے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ اٹلی کے ولی عہد نے جو اٹلی کی بری افواج کے کمانڈر انچیف بھی ہیں۔ اہل ملک کو مطلع کیا ہے کہ اب ملک میں اسلحہ کی بھاری کمی ہو رہی ہے۔

پشاور ۲۵ مئی۔ صوبہ سرحد کے وزراء نے آج حلف وفاداری لیا۔

دہلی ۲۵ مئی۔ برما میں دشمن کے ٹھکانوں پر تین ہوائی حملے کئے گئے۔ یوتھیڈانگ کے پاس ایک گاؤں پر کامیاب چھاپا مارا۔ ایک جاپانی کیمپ پر حملہ کرکے کافی نقصان پہنچایا گیا۔ سارے جہاز سلامتی سے واپس آ گئے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ اتحادی طیاروں نے سسلی کو اٹلی سے ملانے والی ریلوے لائن کے آخری سرے پر زور کا حملہ کیا۔ ابجیین سمندر میں یونان کے مغربی کنارے پر بھی حملہ کرکے جگہ جگہ آگ لگا دی۔ اتوار کی رات کو سسلی کے ایک سٹیشن پر ہمارے ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ سات جگہ آگ لگی ہوئی دکھائی دی۔ امریکن طیاروں نے بحیرہ روم میں ایک تیل لے جانے والے اطالوی جہاز کو آگ لگا دی۔

انقرہ ۲۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی نے وسیع پیمانہ پر جنگی طیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اس وقت بلغاریہ کی سرحد پر صف اول کی تین لاکھ ترک فوج پہنچ چکی ہے۔ اس حالت کو دیکھ کر اب معلوم ہوتا ہے کہ ترک فوجیں کسی بڑی جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔

انقرہ ۲۴ مئی۔ بحیرۂ ایجین اور آبنائے باسفورس میں ایک مضبوط ترکی جنگی بیڑہ نقل و حرکت کر رہا ہے۔ اور ترک جنگی جہازوں نے ہر اس غیر ملکی جہاز کی تلاشی لینی شروع کر دی ہے جو آبنائے فاسفورس سے گزر کر بحیرۂ اسود میں داخل ہوتا ہے۔ ترک جنگی جہازوں کی اس نقل و حرکت کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ روس اور ترکی کے درمیان خوشگوار تعلقات کی یہ بین دلیل ہے۔

انقرہ ۲۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی میں ان دنوں بیس لاکھ پونڈ روزانہ بحری۔ بری اور فضائی فوج پر صرف کئے جا رہے ہیں۔ اس سال ترکی نے اپنے فوجی بجٹ میں فوجی خرچ کے لئے ۷۰ کروڑ پونڈ منظور کئے ہیں۔

چنگکنگ ۲۴ مئی۔ چینی ہیڈ کوارٹرز سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ چنگکنگ پر ایک بھاری جاپانی حملہ اب ناگزیر ہے۔ اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ جاپانی ہانکو سے اچنگ کو دھڑا دھڑ فوجیں اور سپلائی پہنچا رہے ہیں۔ اور حملہ کے جدید انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

قاہرہ ۲۵ مئی۔ مکرم پاشا نے وزیر اعظم نحاس پاشا اور ان کے وزراء پر جو الزامات لگائے تھے۔ ان پر مصری چیمبر میں جو بحث ہو رہی تھی۔ وہ آج پانچ دن کے بعد ختم ہو گئی ہے۔ ہاؤس نے گورنمنٹ پر اعتماد کا اظہار کر دیا ہے۔

نیویارک ۲۴ مئی۔ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی۔ اٹلی اور بحیرہ روم سے اپنی بری اور بحری فوجیں ہٹا رہا ہے۔ لیکن اطالویوں کو یہی بتایا جا رہا ہے۔ کہ جرمن ان کی آخری دم تک مدد کریں گے۔

نئی دہلی ۲۵ مئی۔ بڑی بڑی منڈیوں میں ۲۲ مئی کو کم از کم مندرجہ ذیل نرخ ہیں:-

گندم۔ لائل پور ۱۰۔۶۔۰ روپے
" ہاپڑ ۰۔۱۲۔۱۱ "
" ساگور ۰۔۰۔۱۳ "
چاول۔ چاندپور ۰۔۸۔۳۰ "
" پورنیا ۰۔۷۔۲۰ "
" ہبلی ۱۔۰۔۱۵ "
رائے پور (سی۔ پی) ۰۔۸۔۸ "
چاول بردوان ۱۔۱۱۔۷ "
" کٹک ۰۔۸۔۶ "
" کرناٹک ۰۔۴۔۶ "

پشاور ۲۴ مئی۔ سردار اورنگ زیب خان نے جو وزارت مرتب کی ہے۔ اس کے ممبر یہ ہیں سردار اورنگ زیب خان وزیر اعظم و وزیر داخلہ سردار عبد الرب خان نشتر۔ وزیر خزانہ۔ سردار اجیت سنگھ وزیر تعمیرات عامہ۔ سردار عبد الغفور خان وزیر اطلاعات۔ سردار ثمین جان وزیر معارف۔ سپیکر کے عہدے کے لئے وزارتی پارٹی خان بہادر رضا خان کو امیدوار کھڑا کرے گی۔ پارلیمنٹری سکرٹری پانچ ہونگے پانچواں پارلیمنٹری سکرٹری غالباً غیر مسلم ہوگا۔ کابینہ کے نام مسٹر جناح کو بھی بھیج دئے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ مئی۔ اخباری نمائندوں سے ملاقات کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ لڑائی کا پانسہ اب ہمارے حق میں پلٹ چکا ہے۔ بیسفک میں زیادہ سے زیادہ زور کے ساتھ لڑائی جاری رکھنے کے متعلق نہایت اچھے فیصلے کئے گئے۔ جب تک ہمارے دشمن غیر مشروط طور پر ہتھیار نہیں ڈال دیتے ہم جنگ برابر جاری رکھیں گے۔ ہم دشمن پر ہوائی حملے بھی کرتے رہیں گے۔ اس وقت ہوا میں بھی ہمارا پلہ یقیناً بھاری ہے۔ ہمارے کارخانے دشمن کے کارخانوں کی نسبت بہت زیادہ سامان بنا رہے ہیں۔ اٹلی کے متعلق مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ اگر اٹلی کے عوام موجودہ لیڈروں سے حکومت کی باگ چھین لیں۔ تو اٹلی کو نئے یورپ میں جگہ مل سکتی ہے۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ برطانیہ اور روس میں معاہدہ کی سالگرہ پر مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے موسیو مولوٹاف کو ایک پیغام بھیجتے ہوئے کہا کہ روس اور برطانیہ اگلے سال کے لئے اچھی امیدیں رکھتے ہیں۔ گزشتہ سال ہمارے لئے برا نہیں رہا۔ روس نے سٹالین گراڈ میں شاندار فتح حاصل کی۔ برطانیہ اور امریکہ نے شمالی افریقہ سے دشمن کو نکال ڈالا ہے۔ برطانیہ اور روس کی دوستی بڑھتی رہے گی۔ اور امن کے دنوں میں اس سے بہت فائدہ ہوگا۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ جرمن ہوائی جہاز شام تک انگلینڈ پر چھوٹے چھوٹے حملے کرتے رہے ان میں سے ۸ گرا لئے گئے۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ آج پارلیمنٹ میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ کچھ عرصہ سے جاپان برطانیہ کے قیدیوں کے متعلق زیادہ خبریں دینے لگ پڑا ہے۔ پہلے اس نے قیدیوں کے بارہ میں جو رویہ اختیار کئے رکھا۔ دوسری باتوں کی طرح اسے بھی بھلایا نہیں جائیگا۔

ماسکو ۲۶ مئی۔ روسی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ وہاں فریقین ایک بڑی لڑائی کی زبردست تیاریوں میں مصروف ہیں۔ بہت سی توپیں اور ٹینک جمع کئے جا رہے ہیں۔

اس کے سوا کسی اور مورچے پر کوئی ادل بدل نہیں ہوا۔

پشاور ۲۶ مئی۔ آج شہر میں صوبے کے نئے وزراء کا جلوس نکالا گیا۔ سردار اورنگ زیب خان وزیر اعظم نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ نئی گورنمنٹ تمہاری اپنی گورنمنٹ ہے۔ اس صوبے میں مسلمان دوسری جماعتوں کے لئے بڑے بھائی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلئے مسلمانوں کا حق ہے۔ کہ یہاں اپنی وزارت قائم کریں

نئی دہلی ۲۶ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ موجودہ کونسل آف سٹیٹ اور مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کی میعاد میں یکم اکتوبر ۱۹۴۳ء سے ایک سال کی مزید توسیع کر دی گئی ہے۔

واشنگٹن ۲۶ مئی۔ بحری جہازوں کی طیاری کے بورڈ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکہ نے مزید ۱۰ تجارتی جہاز سمندر میں اتار رہے ہیں۔ پرل ہاربر پر حملہ سے اب تک ۱۲۷۷ جہاز سمندر میں اتارے جا چکے ہیں۔ جن میں سے ۶۳۴ اسی سال تیار ہوئے ہیں۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ مسٹر ایڈن نے جنرل کترو سے ملاقات کی۔ جو اس مشن کے لیڈر ہیں۔ جو جنرل ڈیگال کی طرف سے جنرل جیرو سے ملنے جا رہا ہے۔ جنرل کترو عنقریب الجیرس روانہ ہو جائیں گے۔

روم ۲۶ مئی۔ روم کے ایک مشہور اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ملک میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کا انتظام بہت مضبوط ہو چکا ہے تاہم اس نے اقرار کیا ہے۔ کہ اتحادی طیاروں کے حملوں کو روکا نہیں جا سکتا۔

واشنگٹن ۲۶ مئی۔ جزیرہ آٹو میں امریکن فوج دشمن پر برابر دباؤ ڈالتی جا رہی ہے۔ اور بارش۔ برف اور اولوں کے باوجود پیشقدمی کر رہی ہے۔

واشنگٹن ۲۴ مئی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے خاص ایلچی مسٹر فلپس نے جو ہندوستان کے حالات کا مطالعہ کرکے واپس آئے ہیں۔ واشنگٹن کانفرنس میں حصہ لینے والے سارے لیڈروں یعنی مسٹر چرچل مسٹر روزویلٹ مسٹر کارڈل ہل لارڈ ہیلیفیکس وغیرہ کے ساتھ ملاقاتیں کیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر